REGD. No: L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۹ تبوک ۱۳۴۰ ہش | ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۱۸ ستمبر بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر

آج حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے

التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

61

برطانیہ پر اقوام متحدہ کی کارروائیوں میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام

بلجیئم اور برطانیہ کانگو میں موجودہ حالات کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں (پنڈت نہرو)

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے برطانوی حکومت کو کانگو میں اقوام متحدہ کی کارروائیوں میں رکاوٹ ڈالنے کا ذمہ دار قرار دیا ہے بعض برطانوی حلقوں کی طرف سے کانگو میں اقوام متحدہ کے بھارتی فوجیوں پر جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ مسٹر نہرو نے اس پر تعجب کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اگرچہ کاٹنگا کے صدر موسیو شومبے قتل عام کی انتہائی سنگین وارداتوں کے مرتکب ہوئے ہیں، اس کے باوجود وہ بعض بڑی طاقتوں میں "ہیرو" سمجھے جاتے ہیں۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ مسٹر شومبے کے حامیوں میں شمالی روڈیشیا جنوبی افریقہ اور برطانیہ شامل ہیں۔ مسٹر نہرو نے کاٹنگا میں نئی جھڑپوں کی ذمہ داری غیر ملکی عناصر پر عائد کرتے ہوئے کہا کہ پہلے اس مسئلہ کو پُر امن طریقے سے نپٹانے کی امید پیدا ہو گئی تھی اور کاٹنگا میں اقوام متحدہ کی کارروائیوں کا مقصد یہی تھا کہ بیرونی عناصر کو کاٹنگا سے نکال دیا جائے۔ لیکن غیر ملکی عناصر نے مخالفت کی منظم سکیم بنائی۔ کاٹنگا میں خون خرابہ پر منتج ہونے والی نئی جھڑپوں کا آغاز اس گولی سے ہوا جو کاٹنگا میں الجیمی قونصل خانہ سے چلائی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کئی یورپی افسر ریڈ کراس کی گاڑیوں میں مختلف علاقوں میں گھومتے پھرے اور انہوں نے گڑبڑ پھیلائی۔

بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ کانگو میں متعدد قیمتی کانیں ہیں جن میں بلجیئم کے علاوہ برطانیہ کے مفادات بھی ہیں۔ اور یہ لوگ اس علاقہ کی حالت پر کسی قسم کی تبدیلی دیکھنے کے خواہشمند نہیں ہیں ؛

اکرا میں ایس اے حسنی صاحب گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی تشریف آوری

آپ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے استقبالیہ تقریب کا انعقاد

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور تعلیمی خدمات کا اعتراف

اکرا (غانا مغربی افریقہ) برطانوی دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس میں شریک ہونے والے پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے جناب ایس اے حسنی صاحب گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان مورخہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء کو غانا کے دارالحکومت اکرا میں وارد ہوئے۔ فضائی مستقر گھانا میں پاکستان کے قائمقام ہائی کمشنر جناب اے ایچ طیب جی نے آپ کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں احمدیہ مشن اکرا کے مبلغ انچارج قریشی فیروز محی الدین صاحب بھی شامل تھے جنہوں نے غانا میں مقیم پاکستانی باشندوں کی طرف سے جناب حسنی صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے۔ مورخہ ۱۲ ستمبر کو جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے جناب حسنی صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں دیگر حضرات کے علاوہ سیرالیون کے نائب وزیر اعظم آنریبل ایم ایس مصطفےٰ صاحب

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

روس سے بات چیت پر اتفاق

واشنگٹن ۱۸ ستمبر۔ مغربی ملکوں کے وزرائے خارجہ نے اپنے مشترکہ اعلان میں اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ آیا روس سے برلن اور جرمنی کے بارے میں مذاکرات شروع کرنے کی کوئی مناسب بنیاد موجود ہے یا نہیں۔ یہ مشترکہ اعلان وزرائے خارجہ کے تین دن کے اجلاس کے بعد جاری کیا گیا۔

ایٹمی تجربات کے مسئلہ پر بحث

اقوام متحدہ ۱۸ ستمبر۔ توقع ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے چوہدری محمد ظفر اللہ خان جنرل اسمبلی کی رہبر کمیٹی کے اجلاس میں اس بات پر زور دیں گے کہ جنرل اسمبلی کے اگلے اجلاس میں ایٹمی تجربات کے مسئلہ پر بحث کو ترجیح دی جائے ؛

درخواست دعا

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ غانا مغربی افریقہ معہ اہلیہ و بچہ پاکستان آتے ہوئے مورخہ ۴ ستمبر کو لنڈن پہنچے۔ لنڈن میں مکرم مولوی صاحب کی طبیعت ناساز ہو گئی ہے۔ اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اگرچہ اب طبیعت بہتر ہے لیکن مکمل صحت یاب نہیں ہوئے۔ احباب جماعت، اور بزرگان سلسلہ اپنے مجاہد بھائی کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

وظائف کی مستحق طالبات

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائے گی کہ امسال محکمہ تعلیم کی طرف سے جامعہ نصرت کی مندرجہ ذیل طالبات وظیفہ کی مستحق قرار دی گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی جامعہ نصرت ربوہ اور طالبات کے لئے باعث خیر و برکت ہو۔

(۱) امۃ الرشید بنت فضل الٰہی صاحب

(۲) ذکیہ بنت عطاء اللہ صاحب

علاوہ ازیں صالحہ بیگم بنت محمد یعقوب صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان عربی میں وظیفہ حاصل کیا ہے۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

ربوہ ۱۸ ستمبر۔ کاپی پریس میں جا چکی تھی کہ ابھی ابھی لاہور سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب آج صبح ۸½ بجے انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جنازہ آج ۸ بجے شام ربوہ پہنچنے کی توقع ہے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۱ء

چودھویں صدی کا مجدّد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

ہم نے کل کے اداریہ میں حدیث مجددین کے متعلق ایک عالم دین کے جواب کو بجنسہٖ نقل کر کے اس حقیقت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلۂ مجددین جاری کر کے اپنے اس وعدہ کو پورا کرتا رہا ہے کہ "ہمیں اس ذکر کی حفاظت کریں گے جس کو ہمیں نے نازل کیا ہے۔" جواب میں ان عالم دین نے اعتراف کیا ہے کہ صدی میں کم از کم ایک ایسے مجدد کا آنا ضروری ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ گذشتہ صدیوں میں اسلام میں باقاعدہ طور پر مجددین آتے رہے ہیں۔ اور یہ انہی مجددین کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ہم اسلام کو ظاہری اور باطنی دونوں لحاظ سے اپنی اصلی صورت میں پاتے ہیں باوجودیکہ عام مسلمانوں پر اکثر غفلت طاری رہی ہے اور وہ بعض غلط لوگوں اور علمائے سوء کی راہنمائی میں جادۂ مستقیم سے ہٹ جاتے رہے ہیں پھر بھی دین کی اصلی صورت جوں کی توں اب تک قائم چلی آئی ہے کیونکہ اسلام کبھی بھی مجددین اور ان کے تازہ دم پیروؤں سے خالی نہیں رہا۔ جو اگرچہ کفر و شرک کے طوفانوں میں گھرے رہے ہیں تاہم ان کی "کشتی نوح" موجوں سے نبرد آزمائی کرتی ہوئی صاف صاف نظر آسکتی ہے۔

احادیث نبوی سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ ایک وقت اسلام پر ایسا آئے گا کہ جب چاروں طرف سے کفر و شرک اس پر حملہ آور ہوگا۔ انسان اپنے خدا کو بالکل بھلا دیں گے اور برائیوں میں اس قدر پھنس جائیں گے کہ دنیا پر ظہر الفساد فی البر والبحر کا عالم چھا جائے گا۔ یہ زمانہ مسلّمہ طور پر آج ہے۔ آپ موجودہ زمانہ کا مذہبی لٹریچر پڑھ کر دیکھیں بلکہ دانشمندان زمانہ کے فیصلوں پر نظر دوڑائیں تو ہر طرف سے آپ کو یہی آواز آتی سنائی دے گی کہ آج جو برائیاں انسانی معاشرہ میں در آئی ہیں ان کی نظیر صدیوں تک نہیں ملتی۔

یہ تو پیشگوئیاں اس زمانہ کی تباہ حالی کے متعلق ہیں۔ اس کے ساتھ ہی احادیث نبوی سے پتہ چلتا ہے کہ جب دنیا پر ظلم و فساد کے ایسے اندھیرے چھا جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ امت اسلامیہ میں ایک ایسی شخصیت کو برپا کریگا جو از سر نو کشتی نوح کی بادبانی کرے گا اور اسلام کی ناؤ کو کفر و شرک کے طوفانوں سے بچائیگا۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس صدی میں ایک بھی دوسرا شخص ایسا نہیں اٹھا جس نے اس صدی کے مجدد ہونے کا دعوےٰ کیا ہو یا جس کے کردار سے ہی انسان یہ جانچ سکتا ہو کہ اس نے واقعی تجدید و احیائے دین کا کام کیا ہے اور جہالت فلسفہ اور سائنس کی اژدہا کی طرح مونہہ کھولی ہوئی موجوں سے پنجہ آزمائی کی ہو۔ البتہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستّر سال پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس صدی کا مجدد ہونے کا دعوےٰ فرمایا جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ اس زمانہ کی تاریکیوں سے نبرد آزما ہوگا۔ اور جس کو الامام المہدی کا نام اس لحاظ سے دیا جائے گا۔ کہ وہ امتِ محمدیہ کا فرد ہوگا۔ اور مسیح ابن مریم اس لئے کہا جائے گا کہ وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء ہوگا۔

یہی حقیقت ہے جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مندرجہ بالا شعر میں بیان فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

یہ شعر کتنا بلیغ ہے اس کا پتہ جب لگتا ہے جب انسان اس زمانہ کی تباہ کاریوں اور ان برائیوں اور تاریکیوں کو پیش نظر رکھے اور پھر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا غور سے مطالعہ کرے اور پھر اس امر کو دیکھے کہ حالانکہ اس چودھویں صدی کا اختتام ہونے والا ہے مگر آج تک کوئی نہیں نکلا سوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس نے منار پر کھڑے ہو کر للکارا ہو کہ

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار
صحرا مگر بہ تنگیٔ چشم حسود تھا

ذیل میں ہم حضرت نیاز فتح پوری کے ماہنامہ نگار کے باب الاستفسار سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں جو آپ نے ایک مستفسر کو احمدیت کے متعلق جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"اب آپ غور فرمایئے کہ حضرت میرزا صاحب نے اپنی نبوت کا دعوےٰ کس معنی میں کیا ہے؟ اگر انہوں نے شریعت قرآنی سے ہٹ کر خود اپنی کوئی شریعت پیش کی ہے تو ان کا دعویٰ یقیناً غلط ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کے ماننے میں تامل کیوں ہو جبکہ انہوں نے ہمیشہ اپنے آپ کو خادم رسول ہی کی حیثیت سے پیش کیا اور اسی زندگی، اسی کردار اور اسی اخلاق کی تبلیغ کی جسے ہم "اسوۂ نبی" کہتے ہیں۔

اس کی تردید میں آپ زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ "اس معنی میں کیوں انہیں کو نبی تسلیم کیا جائے کسی اور کو کیوں نہیں" سو اس کے جواب میں میں بھی کم سے کم یہ کہہ سکتا ہوں کہ "فاتوا بِرَجلٍ من مثلہ" — اگر کوئی اور ایسا ہے تو اس کو پیش کیجئے۔ جس زمانہ میں میرزا صاحب اسلام و شعائر اسلام کی حمایت پر آمادہ ہوئے، وہ بڑا نازک وقت تھا اور ہندوستان کا طبقہ علماء بالکل سو رہا تھا، یا مخالفین اسلام کے سامنے آنے کی جرأت و اہلیت نہ رکھتا تھا۔ کھلم کھلا سر بازار اسلام و صاحب اسلام کی توہین کی جاتی تھی اور کسی مسلم خانوادہ کو اس کا احساس تک نہ تھا۔ مسلمانوں کے دلوں سے دینی غیرت، اسلامی حمیت بالکل مٹ چکی تھی، شعائر اسلام کی پابندی برائے نام رہ گئی تھی اور اس "برے وقت" کا احساس عالی کو تو خیر ایک حد تک ہوا لیکن ہمارے علماء کے ہاتھ بھی دعا کے لئے نہیں اٹھے، قدم اٹھانے کا کیا ذکر ہے — الغرض یہ تھا وہ نازک وقت جب قادیان سے ایک مرد مجاہد اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی تحریروں تقریروں اور انتھک کوششوں سے نہ صرف یہ کہ مخالفین اسلام کے ہفوات کا جواب دیا بلکہ مسلمانوں میں ایک ایسی عملی جماعت پیدا کر دی جس کا اعتراف آپ کو بھی ہے۔"

(نگار ستمبر ۱۹۶۱ء صـ۳۱)

اس کے آگے آپ تحریر فرماتے ہیں :۔

"آپ نے حضرت میرزا صاحب کو بڑا وقت شناس ظاہر کیا ہے اور اس میں شک نہیں وہ بڑے وقت شناس بزرگ تھے، کیونکہ ان کی تحریک احمدیت اسی وقت شناسی کا نتیجہ تھی، لیکن آپ نے اسی ضمن میں ایک فقرہ ایسا بھی لکھا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وقت شناسی کا استعمال آپ نے کسی اور معنی میں کیا ہے . . . . کیونکہ اس سلسلہ میں آپ نے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ میرزا صاحب عربی اور انگریزی نہ جاننے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"سنو! میں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے۔ وہی بدر اور اذلّۃ کا لفظ موجود ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی؟ نہ سلطنت ظاہری میں شوکت ہے۔ ایک یورپ کی سلطنت منہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں اور کیا مجال ہے جو سر اٹھائیں۔ اس ملک کا حال کیا ہے؟ کیا اذلّۃ نہیں ہیں۔ ہندو بھی اپنی طاقت میں مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کوئی ایک ذلت ہے جس میں ان کا نمبر بڑھا ہوا ہے۔ جس قدر ذلیل سے ذلیل پیشے ہیں وہ ان میں پاؤ گے۔ گداگر مسلمان ہی ملیں گے۔ جیل خانوں میں جاؤ تو جرائم پیشہ گرفتار مسلمان ہی پاؤ گے۔ شراب خانوں میں جاؤ۔ کثرت سے مسلمان اب بھی کہتے ہیں۔ ذلّت نہیں ہوئی؟ کروڑہا ناپاک اور گندی کتابیں اسلام کے ردّ میں تالیف کی گئیں۔ ہماری قوم میں سے سید کہلانے والے اور شریف کہلانے والے عیسائی ہو کر اسی زبان سے سید المعصومین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو کوسنے لگے۔ صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ کون تھے؟ امّہات المومنین کا مصنف کون ہے؟ جس پر اس قدر واویلا اور شور مچایا گیا۔ اور آخر کچھ بھی نہ کہہ سکے۔ اس پر بھی کہتے ہیں کہ ذلّت نہیں ہوئی۔ کیا تم تب خوش ہوتے کہ اسلام کا رہا سہا نام بھی باقی نہ رہتا۔ تب محسوس کرتے کہ ہاں اب ذلّت ہوئی ہے!!!

آہ! میں غم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔ دیکھو! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے۔ اسلام پر ذلّت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملّتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے جس طرح پہلے صحابہؓ کے زمانہ میں چاروں صفات کی ایک خاص تجلّی ظاہر ہوئی تھی۔ اب پھر وہی زمانہ ہے اور ربوبیت کا وقت آیا ہے۔ نادان مخالف چاہتے ہیں کہ بچہ کو ہلاک کر دیں۔ مگر خدا کی ربوبیت نہیں چاہتی۔ بارش کی طرح اس کی رحمت برس رہی ہے۔ یہ مولوی حامی دین کہلانے والے مخالفت کر کے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر یہ نور پورا ہو کر رہے گا۔ اسی طرح پر جس طرح اللہ نے چاہا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۱-۱۹۲)

اَلْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر "پیغام صلح" میں ناپاک حملہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

۸ فروری ۱۹۶۱ء کے اخبار "پیغام صلح" میں ایک ناپاک مضمون "**قادیانی خلافت کی دیوار گریہ**" کے عنوان کے ماتحت کسی برقعہ پوش کے قلم سے جس نے اپنا نام "سبطِ نور" ظاہر کیا ہے شائع ہوا ہے اور اتفاقاً آج ہی میری نظر سے گزرا ہے۔ سبطِ نور کے الفاظ سے شبہ ہوتا بلکہ ایک حد تک یقین ہوتا ہے کہ یہ دل آزار مضمون حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے کسی بچے کی قلم سے ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمارے محبوب امام اور **خلیفہ اول** تھے۔ ایسی بزرگ ہستی کی اولاد کی طرف سے ایسا گندا اور غلط استدلالات سے معمور مضمون شائع ہونا بڑے **صدمہ کا موجب** ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دل میں جو احترام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تھا اور جس محبت اور ادب کی نظر سے آپ حضرت خلیفہ ثانی کو دیکھتے تھے بلکہ انہیں پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیتے تھے۔ وہ "سبطِ نور" صاحب کے ماموں جان حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم کے رسالہ "مصلح موعود" سے ظاہر ہے اور جماعت کا بچہ بچہ اسے جانتا ہے بلکہ اگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کو قسم دے کر پوچھا جائے تو وہ بھی یقیناً اس حقیقت سے انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ تو پھر اپنے والد محترم کی اتنی تحریف و تضعیف اور والد کے محبوب پر اس طرح گند اچھالنے کے کیا معنی؟

پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خود **اسباط نور** سالہا سال تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیعت میں رہ چکے ہیں اور اگر میں بھولتا نہیں تو حضور کی تائید میں بعض مضامین بھی لکھ چکے ہیں اور حضور کو ایک باکمال انسان اور اپنا خلیفہ اور امام تسلیم کرتے رہے ہیں تو پھر کیا محض اس وجہ سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے امام جماعت ہونے کی حیثیت میں ان کی بعض غلطیوں کی بناء پر ان کے خلاف ایکشن لیا ساری گزشتہ باتوں کو بھلا کر حضور کے خلاف زبانِ طعن دراز کرنا جائز اور شرافت اور نجابت میں داخل سمجھا جا سکتا ہے؟ میرے اس سوال کے جواب میں "سبطِ نور" اپنے ضمیر اور اپنے دل سے فتویٰ پوچھیں اور اتنی دور نہ جائیں کہ واپس آنے کا رستہ بالکل بند ہو جائے۔

پھر سبطِ نور صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ **بیماری** کو اپنے ناپاک **طعن و تشنیع** کا نشانہ بنا کر اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے نعوذ باللہ **مصلح موعود** ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور خدا پر افترا باندھا تھا اس لئے خدا نے ان کو بیمار اور لاچار اور گویا اپاہج کر کے بستر میں لٹا دیا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ "**سبطِ نور**" کے قلم سے ایسا کمزور اور بودا اعتراض کس طرح نکلا ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے **مصلح موعود** والی رویا ۱۹۴۴ء میں دیکھی تھی جس پر اب سترہ سال کا **طویل عرصہ** گزرتا ہے۔ اور اگر موجودہ بیماری کے دو سال اس میں سے نکال بھی دیئے جائیں تو پھر بھی یہ عرصہ **پندرہ سال** کا لمبا زمانہ بنتا ہے۔ کیا **سبطِ نور** صاحب کو اتنی موٹی سمجھ بھی حاصل نہیں کہ ان پندرہ سالوں میں تو نبی خدا نے "**سبطِ نور**" کے بیان کردہ **زمانہ افترا** کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہر رنگ میں نصرت فرمائی اور ان کے ہاتھ سے جماعت کو اور اسلام کو **غیر معمولی ترقی** دی اور خدا اس سارے عرصہ میں ان کی غیر معمولی طور پر **مسلسل نصرت** فرماتا گیا اور اب **پندرہ سال** گزرنے کے بعد اسے اچانک اپنا اصول یاد آیا کہ میں تو **بھول کر ایک "مفتری"** کی تائید کرتا آیا ہوں العجب ثم العجب!!!

بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قیادت کے یہ پندرہ سال جو مصلح موعود کے دعوے کے بعد گزر رہے ہیں یہ **خاص طور پر خدا کی غیر معمولی نصرت اور تائیدات سے معمور** نظر آتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا کوئی زمانہ اپنے کارناموں کی شان و شوکت کے لحاظ سے **ان پندرہ سال کا مقابلہ** نہیں کر سکتا۔ **قادیان** سے ہجرت تو حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کے مطابق مقدر تھی مگر حضرت خلیفۃ المسیح کی قیادت میں ہزاروں لاکھوں کی جماعت ہجرت کے **قیامت خیز فسادوں** میں قریباً قریباً بالکل امن اور خیریت کے ساتھ پاکستان پہنچ گئی۔ قادیان کی بستی کا **مقدس ترین حصہ** باوجود ہجرت کے طوفانی حالات کے جماعت کے قبضہ میں رہا اور اب تک ہے۔ بے شمار مشکلات کے باوجود جماعت کا نیا مرکز **ربوہ** پوری آب و تاب کے ساتھ مع اپنے مختلف اداروں کے آباد ہوا۔ زنانہ ڈگری کالج کی بنیاد رکھی گئی۔ کئی نئے علمی رسالے جاری ہوئے۔ پھر اس عرصہ میں جماعت کے **تبلیغی مشن** بیرونی ممالک میں اس کثرت کے ساتھ کھلے کہ گویا دنیا بھر میں **حق کی تبلیغ کا ایک مقدس جال** بچھ گیا۔ ۱۹۵۳ء کی **خطرناک آگ** میں جماعت اس طرح محفوظ رہی کہ یوں نظر آتا تھا کہ فرشتوں نے ان کے لئے اپنی **رحمت کے پر** پھیلا رکھے ہیں اور پھر اسی زمانہ میں **تفسیر کبیر** اور **تفسیر صغیر** جیسی عظیم المرتبت کتابیں بھی شائع ہوئیں وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ ان پندرہ سالوں میں ہوا جسے میاں سبطِ نور صاحب نعوذ باللہ **افتراء** کا زمانہ بتا رہے ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی ظلم ممکن ہے؟ حضرت مسیح ناصری کا یہ قول کیا سچا ہے کہ **درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے** مگر جو شخص پھل کو دیکھ کر اور چکھ کر پھر بھی درخت کو پہچاننے سے انکار کرے اس کے متعلق ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟

یہ خیال کرنا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے افتراء کرنے والوں کے لئے تئیس ۲۳ سال کی میعاد لکھی ہے اس لئے یہ جواب درست نہیں ایک **جہالت کا اعتراض** ہوگا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ میعاد مخصوص طور پر اپنے زمانہ الہام و ماموریت کے مقابل پر بیان فرمائی ہے اور حضور کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تو تئیس ۲۳ سال گزرے مگر مجھے جو آپ کا خادم ہوں الہام کا دعوے کرنے پر اس سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ ورنہ ہر تاریخ دان جانتا ہے کہ لو تقوّل والی آیت بالکل آخر میں نازل نہیں ہوئی تھی بلکہ درمیانی زمانہ میں اتری تھی اس لئے اصل زمانہ گنتی کے لحاظ سے تئیس سال نہیں بلکہ اس سے کافی کم بنتا ہے علاوہ ازیں زمانہ کی تعیین سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ شروع میں تو خدا ایک مفتری کی تائید اور نصرت کرتا چلا جائے اور مخالفوں کے مقابلہ پر اس کو فتح و ظفر سے نوازتا رہے اور پھر آخر میں آ کر اسے اچانک پکڑ لے۔ یہ تو نعوذ باللہ خدا کی طرف سے دھوکا ہوگا اور دلیل ایک کھیل بن جائے گی۔ بلکہ میعاد سے صرف یہ مراد ہے کہ کچھ وقت تک **ڈھیل اور مہلت دینے** کے بعد (اور اس مہلت کے عرصہ میں بہرحال خدا کی طرف سے کسی قسم کی تائید نہیں ہوتی بلکہ صرف خاموش مہلت ملتی ہے) خدا تعالےٰ مفتری کو پکڑتا اور تباہ کر دیتا ہے۔ افسوس ہے کہ **سبطِ نور صاحب** اس لطیف فرق کو سمجھنے سے بھی قاصر رہے ہیں۔

باقی رہا بیماری کا سوال سو وہ **بشری لوازمات** کے ماتحت ایک طبعی امر ہے۔ جو شخص دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ بیمار بھی ہوتا ہے اور اجل پوری ہونے پر مرتا بھی ہے۔ اس پر طعن کرتے ہوئے سبطِ نور صاحب کو **خدا سے ڈرنا چاہیئے**۔ کیونکہ جب خدا تعالےٰ نے اپنی **غیر معمولی تائیدات** اور نصرتوں سے مصلح موعود کے دعویٰ کی تصدیق فرما دی تو اب سبطِ نور صاحب کے لئے ان **تائیدات الٰہی** سے کھیلنا اچھا نہیں۔ خدا نے اپنے فعل سے ان پندرہ سالوں میں ایسی غیر معمولی تائیدات دکھائی ہیں اور ایسی

نصرت تقبل کا مظاہرہ فرمایا ہے کہ ان کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ حق یہ ہے کہ ان پندرہ سالوں کا ایک ایک برس اور ایک ایک ماہ خدائی نصرت کا زبردست گواہ ہے اور خدائی شہادت، اعتراض کرنے والوں کے منہ پر کلنک کا ٹیکہ لگا چکی ہے۔ اب بیہودہ اعتراضات کر کرکے اور گند اچھال اچھال کر اپنی شرم کو چھپانے کی کوشش کرنا اپنی سیاہی کو بڑھانے کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

میں **سبط نور صاحب** اور ان کے ساتھیوں کو یہ بات بھی بتانا چاہتا ہوں کہ گو اس وقت ٹانگوں کی کمزوری کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی چلنے پھرنے سے وقتی طور پر معذور ہیں (اور ہمارا آسمانی آقا شفا دینے پر قادر ہے) مگر خدا کے فضل سے حضور جماعت کے کاموں سے کٹے ہوئے نہیں بلکہ حسب ضرورت رپورٹیں سنتے ہیں اور ہدایات دیتے ہیں اور جن کاغذات پر حضور کے دستخط ضروری ہوتے ہیں ان پر اپنے ہاتھ سے دستخط فرماتے ہیں اور باہر سے آئے ہوئے مہمانوں سے ملاقات بھی کرتے ہیں (چنانچہ ابھی کل ہی افریقہ کے ایک **غیر احمدی مہمان** سے ملاقات فرمائی) اور **بیرونی تبلیغ** کے کام میں خصوصیت سے دلچسپی لیتے ہیں۔ چنانچہ جب میں نخلہ (جابہ) میں آیا تو مجھ سے خاص طور پر عزیز میاں مبارک احمد سلمہ کے تبلیغی دورہ یورپ اور امریکہ کے متعلق دریافت فرمایا اور بڑی دلچسپی لیتے رہے۔

بالآخر میں اپنے دوستوں سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ مخالفوں کے طعن اور استہزاء کی وجہ سے ڈرنا نہیں چاہیئے بلکہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے مقصد کی طرف جرأت اور اعتماد کے ساتھ بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔ البتہ حضور کی صحت کے لئے بھی دردِ دل سے دعا کرنی چاہیئے۔ ہمارا خدا **شافیٔ مطلق** ہے اور اس نے اپنے رسولؐ کی زبانی یہ بھی فرمایا ہے کہ **لکل داءٍ دواءٌ** یعنی کوئی بیماری ایسی نہیں جس کا کوئی علاج نہ ہو۔ پس دوست دعا کریں اور کرتے رہیں کہ ہمارا آسمانی آقا اپنے فضل سے ڈاکٹروں کو اس دوا کی طرف راہ نمائی فرمائے جس میں ہمارے امام کے لئے شفا ہو اور حضور کی بیماری کے ایام میں جماعت کو ہر قسم کی کمزوری سے بچا کر رکھے اور مخالفوں کو ہدایت دے کہ وہ گند اچھالنے سے پرہیز کریں یا اپنی **قدرت نمائی** سے ان کے منہ بند کر دے۔ کیونکہ خدا کو سب قدرت حاصل ہے۔ بس اس کے سوا اور اس کے بعد میں اس معاملہ میں کچھ نہیں کہوں گا۔ **اگر در خانہ کس است حرفے بس است**

فقط خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد نخلہ (جابہ)

۱۴ ستمبر ۱۹۶۱ء

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی علالت

اور

دعا کی تحریک

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہٗ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں پہلے صرف انتڑیوں میں درد کی تکلیف تھی اب پیٹ میں بھی تکلیف ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ گھٹنوں اور رانوں میں سختی (STIFFNESS) جو دائیں ٹانگ میں نسبتاً زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ زمین پر بیٹھ نہیں سکتے۔ نماز بھی کرسی پر یا بستر پہ بیٹھے بیٹھے ادا کرتے ہیں۔ ہاتھ کی انگلیوں میں بھی تکلیف ہے۔ لکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ نیز اگر کسی دوست یا حکیم کو کوئی علاج، نسخہ یا لیپ وغیرہ معلوم ہو تو حضرت میاں صاحب کو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

پام ویو۔ ۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور

خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کے نام

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے چوتھے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا:۔

برادران خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ صاحبان کی طرف سے صوفی رحیم بخش صاحب قائد علاقائی کا خط موصول ہوا جس میں مجھ سے حسب سابق خدام کے اجتماع کے لئے پیغام کی خواہش کی گئی ہے۔ اوّل تو میں آجکل بیمار ہوں۔ دوسرے میں ڈرتا ہوں کہ یہ پیغام طلبی اور پیغام رسانی کا سلسلہ کہیں ایک رسم بن کر نہ رہ جائے اور رسموں سے میں بہت گھبراتا ہوں اور اپنے عزیزوں کو بھی اس سے بچانا چاہتا ہوں۔ لیکن چونکہ راولپنڈی کی جماعت اُن جماعتوں میں سے ہے جن کے ساتھ مجھے خاص محبت ہے۔ اس لئے بادلِ ناخواستہ ان کی خواہش کو پورا کر رہا ہوں۔ اگر آئندہ اس سلسلہ کو سالانہ کی بجائے گاہے گاہے کی حد تک محدود رکھا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا یا پیغام بھیجنے والے اصحاب کے انتخاب میں ہر سال تبدیلی ہوتی رہے تاکہ ان کے پیغام باسی نہ ہونے پائیں۔ اور تازگی کی مہک قائم رہے۔

بہر حال اس وقت میرا پیغام یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ سے روز افزوں دوری کی وجہ سے نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کے نتیجہ میں جماعت کے ایک طبقہ میں تربیت کے لحاظ سے کمزوری پیدا ہوئی ہے۔ دوسری طرف جوں جوں نسلی احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ توں توں اس کمزوری کی رفتار بھی لازماً تیز ہوتی جا رہی ہے۔ ان حالات میں آپ لوگوں کا فرض ہے کہ زیادہ توجہ دے کر اور خاص انتظامات کر کے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

دراصل ہمارے ذمہ دو کام ہیں۔ ایک تبلیغ اور دوسرے تربیت۔ یہ دونوں کام ایسے ہیں جیسے کہ رتھ کے دو پہیئے ہوتے ہیں۔ جن کے بغیر رتھ کا چلنا محال ہے۔ البتہ جب کسی وجہ سے کسی جگہ تبلیغ کے کام میں کوئی وقتی روک پیدا ہو جائے۔ تو اس وقت ایک تو تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینی شروع کر دینی چاہیئے۔ تاکہ جماعت میں سستی اور بیکاری کے آثار نہ پیدا ہوں اور دوسرے بالواسطہ تبلیغ کے رنگ میں ان غلط فہمیوں کے دور کرنے میں لگ جانا چاہیئے جو عوام کی طرف سے ہمارے متعلق ہمیشہ پھیلائی جاتی ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اگر ہمارے دوست ان دو تدبیروں کو اختیار کریں گے۔ تو صداقت کی ترقی اور اشاعت میں انشاء اللہ کبھی روک پیدا نہیں ہوگی اور محمدیوں کا قدم ایک بلند مینار کی طرف اٹھتا چلا جائے گا اور یہی اس وقت خدائے عرش کی اٹل تقدیر ہے والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد حال لاہور ۱۴/۹/۶۱

انصار اللہ کا زبانی امتحان

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے قرآن کریم کے پارہ تیس ربع سوم کے تحریری امتحان کے ساتھ زبانی سورتوں کا امتحان بھی ہوگا۔ اس سلسلہ میں تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم تحریری پرچہ کے بعد پارہ تیس کے ربع سوم میں سے کوئی سی چھ سورتیں جو حفظ کرنی تھیں کا زبانی امتحان لیں اور نتیجہ پرچوں کے ساتھ بھجوا دیں۔ کل نمبر ۲ ہوں گے

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

متعدد کامیاب پبلک جلسے مشن ہاؤس میں مختلف ممالک کے معززین کی آمد

چار افراد کا قبول اسلام

احمدیہ مشن ہالینڈ کی سہ ماہی رپورٹ

(از مکرم صلاح الدین خان صاحب بوساطت وکالت تبشیر ربوہ)

(۲)

مختلف اداروں اور انجمنوں میں تقاریر

۱۲ر فروری کو ہیگ کی ایک سوسائٹی بنام میکائیل کی دعوت پر امام مسجد ہالینڈ جناب قدرت اللہ صاحب نے اسلامی اخوت کے موضوع پر ایک تقریر کی اور سوالات کے جواب دئے۔

ماہ اپریل میں امرسفورٹ کی انسٹی ٹیوٹ میں وسیع پیمانے پر ایک مذہبی کانفرنس ہوئی۔ ہمارے مشن کی طرف سے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کو بھی اس میں شرکت کا موقع ملا۔ آپ نے اس کانفرنس میں گناہ اور نجات کے موضوع پر تقریر فرمائی جس کا اچھا اثر رہا اور سوالات کے جواب بھی دئے۔ جلسہ کے اختتام پر بعض معززین سے تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا۔ ۲۷ر اپریل کو لیڈن (Leiden) میں ایک مذہبی سمینار میں مکرم حافظ صاحب نے شرکت کی۔

۲ر مئی کو DEFT یونیورسٹی کے طلباء کی ایک انجمن نے ایک لنچ کا اہتمام کیا اور امام مسجد ہالینڈ کو اس میں مدعو کیا۔ چنانچہ مکرم حافظ صاحب نے اس میں شرکت کی اور اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر تقریر کی پھر یہاں برد رہڈ ایسوسی ایشن کی طرف سے بھی تقریر کے لئے دعوت دی گئی اس تقریر میں شرکت کے لئے سینکڑوں دعوت نامے بھجوا دئے گئے تھے۔ سامعین میں برادر ہڈ ایسوسی ایشن کے ممبران کے علاوہ بہت سے دوسرے معززین بھی شامل تھے مکرم حافظ صاحب نے اسلامی اخوت کے موضوع پر تقریباً گھنٹہ بھر تقریر کی اور مختلف سوالات کے جواب دئے خدا کے فضل سے اس تقریر کا اچھا اثر رہا۔

عوام کی تعلیم و معلومات میں اضافہ کے لئے یہاں سات مراکز ہیں۔ ان میں سے ایک مرکز جو فریس لینڈ (Friesland) میں ہے وہاں کے پبلک ہائی سکول میں بھی جناب حافظ صاحب کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا یہ جلسہ ۱۳ر جون کو رات کے وقت منعقد کیا گیا تھا۔ تقریر سننے کے لئے لوگ خاصی تعداد میں جمع ہو گئے۔ تقریر کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تقریر کے بعد مکرم حافظ صاحب نے حاضرین کو اسلامی ممالک کی سلائیڈز بھی دکھائیں۔ جس کے ساتھ ساتھ اسلام کے متعلق بہت سی معلومات بہم پہنچائیں۔

ملاقاتیں

مارچ میں مکرم حافظ صاحب کو ہالینڈ کے منسٹر آف جسٹس سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ پہلی ملاقات ان سے پاکستان ایمبیسی میں ہوئی تھی۔ یہ ملاقات بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود وزیر موصوف گھنٹہ بھر بیٹھے رہے اور مذہبی گفتگو کرتے رہے۔ جماعت احمدیہ کے مشنوں اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق پوچھتے رہے۔ اس موقعہ پر قرآن کریم الالف آف محمد اور چند دیگر اسلامی کتب انہیں دی گئیں۔ جنہیں انہوں نے خلوص اور مسرت کے جذبات کے ساتھ قبول کیا اور فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ہماری یہ ملاقات آخری ملاقات نہیں ہوگی"

ان ملاقاتوں کے علاوہ ایرانی قونصل اور مصری سفیر سے بھی ملاقات کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے ہمارے مشن کے ساتھ عملاً ہمدردی اور تعاون کا اظہار کیا۔

"الاسلام"

الاسلام مشن احمدیہ ہالینڈ کا ماہنامہ ہے جو ڈچ زبان میں شائع کیا جاتا ہے۔ وسائل کی قلت کی بنا پر ہمارا مشن ابھی اس قابل نہیں ہوا کہ اس پرچہ کو نہایت دیدہ زیب رنگ میں خوبصورت آرٹ پیپر پر پریس میں چھپوا کر کثرت سے تقسیم کر سکے تاہم کوشش یہی ہوتی ہے کہ اپنے وسائل کی حد تک اسے زیادہ سے زیادہ دلکش بنایا جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا سرورق آرٹ پیپر کی صورت میں کسی حد تک خوشنما ہے۔ اندر کے صفحات خوبصورت رنگ میں ٹائپ کر کے شامل کئے جاتے ہیں۔

یہ ماہنامہ عام طور پر ۱۲ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے کبھی صفحات زائد بھی ہو جاتے ہیں اسلام اور مذہبی موضوعات پر مضامین لکھے جاتے ہیں۔ لکھنے والوں میں ڈچ احباب بھی حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ماہنامہ کافی مقبول ہو رہا ہے اور اس کی مانگ بڑھ رہی ہے۔

مشن ہاؤس میں پارٹی

ماہ فروری میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک شاندار پارٹی دی گئی۔ یہ پارٹی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہی اس کی کامیابی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ملک کے متعدد مشہور اخباروں نے فوٹو کے ساتھ نہایت نمایاں طور پر اس پارٹی کا ذکر کیا۔ یہ پارٹی اس اعتبار سے بہت اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں ملک اور بیرون ملک کی چیدہ چیدہ شخصیتوں نے شرکت کی۔ چنانچہ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے موجودہ پریذیڈنٹ، بیگم لیاقت علی خان، ہالینڈ کے فارن منسٹر ڈاکٹر لونز، ایران اور بھارت کے سفیر، مصر اور ترکی کے قونصل اور صوفی گروپ کے لیڈر ایسے اہم اشخاص کی تشریف آوری سے اس تقریب کی اہمیت اور اس کی رونق دوچند ہو گئی۔ ان حضرات نے ہمارے مشن ہاؤس کا دلچسپی سے معائنہ کیا اور قریباً گھنٹہ بھر مشن ہاؤس میں ان کا قیام رہا۔

جولائی میں مکرم عبد الحکیم اکمل صاحب کے اعزاز میں بھی ایک الوداعی پارٹی دی گئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ مکرم اکمل صاحب ہالینڈ میں قریباً ساڑھے تین سال فریضہ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد واپس وطن گئے ہیں۔

عیدین

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی ہمارے مشن ہاؤس میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تقاریب شاندار رنگ میں منائی گئیں اور ان تقاریب کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے خاص طور پر اہتمام کیا گیا۔ عید الفطر کی تقریب کے لئے سات سو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ ممبران جماعت کے علاوہ دوسرے ممالک سے آنے ہوئے مسلمانوں اور ہالینڈ کے معزز احباب کو اس تقریب سعید میں شمولیت کے لئے دعوت دی گئی۔ چنانچہ ہیگ کے معززین کے علاوہ ہالینڈ کے دوسرے شہروں سے بھی بہت سے احباب تشریف لائے اور بڑے شوق و ذوق کے ساتھ مسلم اور غیر مسلم دوستوں نے اس تقریب میں شمولیت کی۔ اس روز دن بھر بڑی گہما گہمی رہی۔ حاضرین کی تواضع کا دو وقت انتظام تھا۔ ہمارے مشن کی معرفت صدر ناصر نے یہاں کے مسلمانوں کے نام ایک پیغام ارسال کیا تھا۔ شام کے ڈنر کے موقعہ پر حاضرین کو وہ پیغام بھی سنایا گیا۔ ڈنر کے اختتام پر ڈاکٹر میلانے پاکستان کی رنگین سلائیڈز دکھا کر اس تقریب کی رونق کو دوبالا کر دیا۔

عید الاضحیٰ کی تقریب بھی کامیابی کے ساتھ ہوئی۔ مسلم اور غیر مسلم احباب اس روز اس تقریب میں کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ ریڈیو، پریس اور اخباروں کے نمائندے بھی تشریف لائے۔ صبح کو مہمانوں کی کافی وغیرہ سے تواضع کی گئی اور شام کے وقت ایک ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔ ڈنر کے بعد ڈاکٹر میلانے پھر اسلامی ملکوں کی سلائیڈز دکھائیں۔

ہر دو عیدوں کی تقاریب کی رپورٹ کرتے ہوئے اخبارات نے تعاونی کے ساتھ ہمارے مشن اور اس کی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا ہے

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے چار ڈچ نوجوانوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان نومسلموں کی پختگی ایمان اور جماعت سے مستقل وابستگی کے لئے دعا فرمائیں نیز ہالینڈ مشن کو خصوصیت سے یاد رکھتے ہوئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنے فضل سے بار آور بنائے۔ (آمین)

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب کی صاحبزادی مکرمہ انیسہ فوزیہ نے امسال ایم اے کا امتحان دیا ہے۔ وہ احباب کی خدمت میں ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں عزیزہ محترمہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ کی نواسی ہیں نیز انہوں نے ایک مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔

(خاکسار محمد حسین چیف انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اخبار احمدیہ

نمایاں کامیابی

(۱) میرے چھوٹے بھائی سید حمید احمد بی اے ایل ایل بی جے ڈی سے نے اس سال بطور پرائیویٹ امیدوار کے محض تین ماہ کی تیاری کے بعد ایم اے تاریخ کا امتحان دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے نوازتے ہوئے اس کو نہ صرف فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا بلکہ اس نے کامیاب ہونے والے تمام امیدواروں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اس ماہ اکتوبر میں وہ سی ایس پی اور نومبر دسمبر میں ڈبلیو پی سی ایس کے امتحانات میں داخل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ان امتحانات میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور اس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سچا اور مخلص خادم بنائے۔ آمین

(مسز نسیم سعید بنت حضرت سید شفیع احمد محقق دہلوی ۲۷ رسی نشتر آباد پشاور)

(۲) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم سے میرے بڑے لڑکے عزیزم خالد جمیل کو بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن کے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے اور عزیز سرکاری وظیفہ کا حق دار قرار پایا ہے علاوہ ازیں پبلک ہائی سکول حیدرآباد کے استحاذ میں اول بھی کامیاب ہوکر دو سو روپیہ ماہوار اسکالرشپ منظور ہوگیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کی کامیابی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(سید محمد میاں نسیم سعادت منزل نواب شاہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

چندہ وقف جدید سال چہارم کی وصولی کے لئے صرف چار ماہ باقی رہ گئے ہیں اور ضلع کی تمام جماعتوں کے ذمہ بقایا کی رقم بہت زیادہ ہے۔ اور بعض جماعتوں نے ایک پیسہ بھی اب تک ادا نہیں کیا۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس طرف خاص توجہ فرما دیں اور کوشش کر کے سو فیصدی چندہ کی وصولی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کیلئے

مورخہ ۲۴/۹/۶۱ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں امراء صاحبان ضلع سیالکوٹ اور پریذیڈنٹ صاحبان جملہ جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ کا اجلاس ہوگا بہت اہم اور ضروری امور پیش ہوں گے۔ سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی کر کے اس اجلاس میں شرکت فرما کر مشکور فرمائیں۔

(قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی عزیزہ بچی عزیزہ محمودہ آصفہ اہلیہ شمس الحق صاحب شاہد (ابن حضرت مولوی سراج الحق صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ) نوجوانی کی عمر میں مورخہ ۱۲/۹ کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عزیزہ مرحومہ نہایت عابدہ شاکرہ اور دینی فرائض کو نہایت تندہی سے سرانجام دینے والی بچی تھی اپنے پیچھے ایک شیر خوار بچہ بعمر نو ماہ چھوڑا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور عزیزہ بچے کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحومہ کی روح پر اپنے بے شمار فضل اور رحمت کی بارش برسائے۔ آمین ثم آمین۔

تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں جو احباب نے اور لجنہ اماء اللہ نے جس ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے خاکسار ان کے لئے ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار رشید احمد ایجنٹ اخبار الفضل سرگودھا)

درخواستہائے دعا

(۱) میری امی جان بیگم معراج الدین صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ عراق) جو اس وقت عراق میں مقیم ہیں۔ عرصہ سے ذیابیطس کی شکایت تھی۔ اب ان کو بلڈ پریشر اور دل کی بیماری بھی ہوگئی ہے درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(کیپٹن صلاح الدین کوچہ چابک سواراں لاہور)

(۲) چوہدری عبدالرحمن صاحب انسپکٹر وقف جدید جالپور سندھ کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں اور علاج کیلئے حیدرآباد ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام مریضہ کی کامل صحت کیلئے دعا فرمادیں۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

(۳) مکرم لفٹنٹ بشیر احمد خان صاحب کا امتحان ۱۸ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد یونس خان اختر دارالرحمت وسطی ربوہ)

تحریک جدید کے اعلانات

واقف زندگی طلبہ متوجہ ہوں؟

مندرجہ ذیل امیدواران واقف زندگی طلبہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز بدھ بوقت سات بجے صبح دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں انٹرویو بورڈ کا اجلاس ہوگا۔ اس لئے جملہ امیدواران واقفین انٹرویو کے لئے وقت مقررہ پر آجائیں

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پیرزادہ شاہد کلیم صاحب ابن پیرزادہ محمود الحسن صاحب ۳۔ ایگسٹی بازار لاہور حال داولپنڈی

" امداد نعیم صاحب " " " "

مشتاق احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر سیدوالہ ضلع شیخوپورہ

محمد اسحاق صاحب قمر (ابن محمد ابراہیم صاحب آف بدوملہی حال کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ) معرفت افضل ہیئر کٹنگ سیلون پرنس روڈ کوئٹہ شہر

میر عبدالرشید صاحب ولد میر اللہ بخش صاحب تسنیم تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ

ظہور احمد صاحب باجوہ ابن چوہدری اقبال احمد صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

محمد نواز صاحب ابن چوہدری لعل دین صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

عبدالسلام صاحب ابن عبدالمجید صاحب بمقام تاردا ۔ مشرقی پاکستان

محمد حیات نصرت پوتا چوہدری عطا محمد صاحب چک ۱۲۹/۹۔ل معرفت علی محمد صاحب مسلم سیکرٹری اصلاح و ارشاد منٹگمری شہر۔

مجیب اللہ صاحب ابن محمد عمر خاں صاحب بمقام پاٹھی اندر پہاڑ سلیمان ضلع ڈیرہ غازیخاں

افتخار احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت کھیوڈی ملیاں ضلع سیالکوٹ

رحمت خاں صاحب ولد عمر بخش صاحب بمقام چوکنانوالی P.O کنجاہ ضلع گجرات۔

مجید اللہ صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب چک سدھا ڈاکخانہ سیالکوٹ۔

مقبول حسین صاحب قیاد ربوہ

منہاج النبی صاحب معرفت حکیم دین محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ

محمد یوسف صاحب ولد چوہدری حاتم علی صاحب بمقام سدوکی P.O جیجیوالوالی براستہ کنجاہ ضلع گجرات

عبدالشکور صاحب مجاہد ولد چوہدری عبدالجلیل خاں صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

جامعہ احمدیہ میں ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے

جامعہ احمدیہ کو ایک انگریزی دان ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے جو کم از کم ایف اے سی ٹی (C.T) پاس ہوں۔ بی اے پاس ہوں تو ترجیح دی جائیگی تنخواہ کا گریڈ ۱۵۰-۵-۱۰۰ علاوہ گرانی الاؤنس ہوگا۔ جو احباب خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواستیں ۲۰/۹/۶۱ تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش ہمراہ آنی چاہیئے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے

حال ہی میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے مکرم ڈاکٹر کیپٹن محمد الدین صاحب آزاد کشمیر کی طرف سے پانچ روپیہ کا عطیہ موصول ہوا۔ جواباً شکریہ کے خط پر مذکورہ بالا الفاظ بھی لکھ دئے گئے جس سے مراد یہ تھی کہ چندہ مساجد کی ادائیگی انشاء اللہ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کا بھی موجب ہوگی۔ یہ خط ابھی سپرد ڈاک نہ ہوا تھا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کی طرف سے -/۱۶۳ روپے کا چیک موصول ہوا فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ پس اگر مومن کے دل میں کسی بڑی نیکی کی خواہش ہو۔ لیکن اس کی توفیق پانا بظاہر محال ہو تو جس حد تک حصہ لینا ممکن ہو اس سے مومن کو دریغ نہ کرنا چاہیئے کہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں بڑی بڑی نیکیوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ

تمباکو نوشی

ایک شخص نے سوال کیا کہ سنا گیا ہے۔ کہ آپ (حضرت مسیح موعودؑ) نے حقہ نوشی کو حرام قرار دیا ہے حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہم نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا کہ تمباکو پینا مانند سؤر اور شراب کے حرام ہے ہاں ایک لغو امر ہے اس سے مومن کو پرہیز چاہیئے" (بحوالہ بدر ۲۰/۴/۱۹۰۳)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

معلومات

سمندروں کی تہ کے نیچے کیا ہے؟

آزمائشی کھدائی کے بعض دلچسپ نتائج

واشنگٹن۔ زمین کے متعلق انسانی معلومات بہت محدود ہیں۔ اس کا علم زیادہ تر بالواسطہ شواہد پر مبنی ہے جو اس نے مختلف علوم مثلاً طبقات الارض ریڈیائی کیمسٹری طبیعیات فلکیات معدومیات (معدوم شدہ حیوانوں اور پودوں کا علم) اور دوسری سائنسوں کے ذریعہ حاصل کیا ہے زمین کے اندرونی حصہ کے متعلق مختلف مشاہدات کو یکجا کرنے کے بعد انہیں ایک ایسے نظریہ کی شکل دے دی گئی ہے۔ جسے وسیع پیمانے پر "مفروضہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

اگر پیاز کی طرح زمین کے چھلکے بھی اتارے جا سکیں تو ہمیں اسکے چار بڑے بڑے طبقات ملیں گے۔ پہلا اس کی بالائی تہ ہے جو صرف دس میل موٹی ہے اور سمندروں کے نیچے اس کی دبازت اور بھی کم ہو جاتی ہے اس کے بعد زیرین تہ ہے جو ایک ہزار آٹھ سو میل موٹی ہے اور ٹھوس چٹان پر مشتمل ہے تیسری تہ ایک ہزار تین سو ساٹھ میل موٹی ہے اور پگھلے ہوئے گاڑھے مادے پر مشتمل ہے اس کے بعد مرکزی حصہ ہے جو ٹھوس مادہ کا بنا ہوا ہے اور اس کا قطر آٹھ سو پندرہ میل ہے۔

امریکہ کی قومی سائنس اکیڈیمی نے قومی سائنس فاؤنڈیشن کی مدد سے حال ہی میں بارہ ہزار فٹ گہرے سمندر کے نیچے دو گہرے سوراخ کر کے زمین کی پہلی دو تہوں کی پیمائش کی ہے اور ان کی مٹی کے نمونے حاصل کئے ہیں۔ اسکے بعد جہاز کے عرشے پر اور تجربہ گاہ میں جو تجزیئے کئے گئے ہیں ان سے زمین کے متعلق انسان کی بہت سی لاعلمی دور ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سمندر کے نیچے بالائی تہ میں کافی گہرائی تک کھدائی کے بعد جو براہ راست کوائف پہلی بار جمع کئے گئے ہیں ان سے سائنسدانوں کے مختلف نظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنا بھی آسان ہو جائے گا۔

سمندر کے نیچے بالائی سطح کی گہرائی سے جو مواد حاصل کیا گیا ہے اس سے سائنسدانوں کو تین خاص فائدے ہو سکتے ہیں

۱۔ موجودہ نظریات کی بنیاد بالواسطہ شواہد پر رکھی گئی ہے۔ اب ان کی صحت کا اندازہ زیر زمین میں چٹانوں کے نمونوں کی پیمائش اور امتحان سے لگایا جا سکتا ہے۔

۲۔ سمندروں کی تہ کے نیچے پائی جانے والی مٹی سے بہت کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے اور اس میں معلومات کا جو خزینہ پنہاں ہے اسے موجودہ بالواسطہ ذرائع سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر زمین کے اندر ارتقائی رفتار کا تعین کرنے کا کوئی بالواسطہ طریقہ موجود نہیں ہے اس لئے متحجر شواہد کی بھی ضرورت ہے

۳۔ سائنسدانوں کی بنیادی تحقیقات سے بہت غیر متوقع انکشافات کا بھی امکان ہے۔ ان کوششوں سے جو کچھ معلوم ہو گا اس سے بالائی سطح زمین اور سمندروں کی عمر سے متعلق سائنسدانوں کے علم میں اضافہ ہو گا زندگی کے ارتقا اور اس کی تاریخ سے متعلق بعض نئی باتیں معلوم ہوں گی اور بالائی تہ کے مختلف طبقات کی ہیئت ترکیبی کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں گی۔

سمندر کے نیچے زمین کا پہلا طبقہ سرخ مٹی اور چونے سے مشابہ کیچڑ کے نرم ذرات پر مشتمل ہے۔ کیچڑ کے یہ ذرات چھ کروڑ سے تیرہ کروڑ سال قبل زمین کے اندر سے رس کر باہر نکلے تھے اس پرت کے نیچے کی تہ جو غالباً زیادہ سخت اور ٹھوس مادہ سے بنی ہوئی ہے ایک نمونے میں بسالٹ گرانیٹ یا بادامی آتش انگیز پتھر جس میں اکثر کھرے پرت ہوتے ہیں اس سے مشابہ چٹان پائی گئی۔

سمندر کی تہ میں سوراخ کرنے کے بعد ان میں اوپر سے نیچے تک مختلف طبیعی پیمائشیں کی گئیں۔ ان میں آواز کی لہروں کے ذریعہ پیمائش بھی شامل ہے۔ ان پیمائشوں کو بعد میں طبیعی انکشافات مثلاً چٹانوں کی کثافت سے مربوط کیا جائے گا۔ اس طرح سائنسدان سمندر کی تہ کے نیچے کی ارضی طبیعی پیمائشوں کی تشریح زیادہ صحت کے ساتھ کر سکیں گے

جن پیمائشوں کا منصوبہ بنایا گیا ہے ان میں سے بیشتر پیمائشیں معیاری ہیں اور دھنیں تیل کی صنعت میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن آزمائشی کھدائی میں بعض پیمائشیں پہلی بار کی جائیں گی۔ مثلاً سمندر کے نیچے بالائی تہ میں کافی گہرائی تک پہنچ جانے والی کیفیات کی پیمائش۔

سمندر کی تہ میں سوراخ کرنے کے بعد چٹانوں کی مختلف خصوصیات معلوم کرنے کے لئے ان میں سات بار پیمائشی آلات ڈالے گئے۔ ان خصوصیات میں یہ معلوم کرنا بھی شامل تھا کہ ذرات سے قدرتی طور پر کتنی ضوریزی ہوتی ہے۔ ذرات میں کتنی توانائی یا برقی مداخلت پائی جاتی ہے۔ ریڈیو کے مقناطیسی دائرے میں کتنی قوت ہے اور اس کی کیا سمت ہے۔ ذرات میں مقناطیسی معدنیات کے کتنے اجزا پائے جاتے ہیں۔ مختلف تہوں کا ردعمل کیا ہے۔ وہ حرارت کو منتقل کرنے کی کتنی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اور ان میں ہائیڈرو کاربن موجود ہے یا نہیں۔ (اس سے تیل اور گیس کی موجودگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے)

ذرات کے نمونوں کا سائنسی جائزہ سب سے نرم مٹی کے ذرات سے شروع ہوتا ہے جو اس کی سمندری تہ تک پہنچے ہیں۔ انہیں حاصل کرنے کے لئے کیچڑ میں ایک ٹیوب زور سے مار کر نکال لیا جاتا ہے۔ اس طرح ٹیوب میں کیچڑ کی تمام تہیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ رہتی ہیں۔ سمندر سے نکالنے کے بعد سائنسدان اس کیچڑ کا سائنسی تجزیہ کرتے ہیں اس میں پانی کے تناسب کی پیمائش کرتے ہیں۔ اس میں ہائیڈروجن اور دھات کے ذرات کا پتہ چلاتے ہیں اور ان کے نامیاتی مرکبات کا معائنہ کرتے ہیں جس کی مدد سے معدنی اجزا کی موجودگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

بالائی تہ کے تمام نمونوں کا تجزیہ کر کے ان میں معدنی ذرات کی موجودگی کا پتہ بھی چلایا جاتا ہے ان تمام معدنیات کے ذرات کا مطالعہ پہلے ہی سے شروع کر دیا گیا ہے جو سمندر میں کھدائی کے بعد مل سکتے ہیں۔ ان میں خاص طور پر معدنیات آتش فشانی شیشہ اور معدنی مٹی بھی شامل ہے معدنیات کے جائزے سے ممکن ہے یہ معلوم ہو جائے گا کہ سمندر کے نیچے ذرات جمع ہونے کی رفتار کیا تھی خاص طور پر ایسے ذرات جو زمین سے دھل کر سمندر میں پہنچے تھے

(باقی)

پاکستان ویسٹرن ریلوے   راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

نرخوں کے نظر ثانی شدہ شیڈول (۱۹۵۴) کے مطابق مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۳ ستمبر ۱۹۶۱ء کو دن کے بارہ بجے تک سربمہر ٹنڈر وصول کئے جائیں گے۔

کام	زر ضمانت	تکمیل کی مدت	مقررہ تخمینہ لاگت
۱۔ زونل ورک ۶۱-۶۲ء کے درمیان کالا باغ سب ڈویژن (الف) (ماسوا) بنڈیال تا کنڈیاں (شامل) تا ماڑی انڈس (ماسوا) ۲۔ کوہاٹ سب ڈویژن (الف) (ماسوا) بسال تا داؤد خیل (ماسوا) (ب) (ماسوا) جنڈ تا کوہاٹ (شامل) (ج) (ماسوا) کوہاٹ تا ٹل (شامل)	۲٫۰۰۰/- روپے ہر زون کے لئے	۳۰ جون ۱۹۶۲ء	۹۰٫۰۰۰/- روپیہ ہر زون کے لئے

۲۔ مفردہ ٹنڈر فارموں پر بھیجے ہوئے ٹنڈر اسی روز عوام کے سامنے دن کے ساڑھے بارہ بجے کھولے جائیں گے

۳۔ وہ تمام ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں شامل نہیں اپنے تمام ٹنڈر کھولنے کی آخری تاریخ سے پہلے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس رجسٹر کرائیں۔

۴۔ ٹنڈروں کی دستاویزات جو ٹنڈر فارموں ٹھیکہ کی خاص شرائط حصہ (الف) و (ب) ٹنڈر کے بارے میں ہدایات اور خاص سپیسی فیکیشن اگر کوئی ہو پانچ روپے کے عوض حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ رقم واپس نہیں کی جائے گی۔ خاص شرائط تسلیم کرنے کے اظہار کے لئے ٹھیکیداروں کو ان پر دستخط کرنے ہوں گے

۵۔ زر ضمانت ڈویژنل کیش ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھولنے کے وقت اور تاریخ سے قبل جمع کرا دی جائے۔ جس کے بغیر ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ کم سے کم قیمت کا یا کوئی اور ٹنڈر تسلیم کرنے کی پابند نہیں۔ اور وہ کوئی بھی ٹنڈر مکمل یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ نظر ثانی شدہ شیڈول کے نرخوں کی بنیاد شیڈول نرخوں سے کم یا زیادہ فیصدی الگ الگ درج کیا جانا چاہیئے۔ مثلاً (الف) لیبر اور میٹریل کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے اور (ج) ارتھ ورک کے لئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)

پنڈت نہرو نے پنجابی صوبے کا مطالبہ پھر مسترد کر دیا

انبالہ میں پولیس اور سکھوں میں تصادم

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کی پولیس نے گوردواروں میں داخل ہو کر اکالیوں کو گرفتار کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کے خلاف کل ملک میں سکھوں نے زبردست احتجاج کیا۔ انبالہ کے ایک گوردوارہ سے سکھوں نے حکام کی عائد کردہ پابندیاں توڑتے ہوئے جلوس نکالا۔

انبالہ کے گوردوارہ سے باہر پولیس کی بھاری جمعیت کھڑی تھی جس نے جلوس کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ اس پر جلوس والوں نے پولیس پر اینٹیں اور جوتے پھینکے۔ پولیس نے تشدد کے ذریعہ جلوس کو منتشر کر دیا۔

دریں اثناء بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج اپنی پریس کانفرنس میں پنجابی صوبہ کے لئے سکھوں کا مطالبہ غیر مبہم الفاظ میں مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے کسی کمیشن کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ سکھوں کے خلاف امتیازی سلوک کے الزامات کی تحقیقات کے لئے میں اعلیٰ اختیارات کا کمیشن قائم کرنے اور علاقائی کونسلوں کے کام کی پڑتال کرانے کو بھی تیار ہوں لیکن مجوزہ کمیشن پنجابی صوبہ کے سوال پر غور نہیں کرے گا۔ پنڈت نہرو نے کہا کمیشن کے سلسلہ میں دوسری ضروری باتیں یہ ہیں کہ متعلقہ فریقوں کو کمیشن کا قیام منظور ہو۔ سابقہ ہی میں یہ اعلان بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ جب تک ماسٹر تارا سنگھ کا مرن برت جاری ہے کمیشن کام نہیں کر سکتا۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک پاکستانی نامہ نگار سے جو باتیں کہی ہیں ان سے مجھے حیرت اور دکھ ہوا ہے۔ اکالی لیڈر کو ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں تھیں۔

دریں اثناء ماسٹر تارا سنگھ کے مرن برت کا آج ۳۴واں دن ہے اور ان کی حالت بڑی خراب ہے۔

نہرو: ”بھارت ایٹمی تجربے شروع کرنے کے قابل ہو جائیگا“

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ بھارت عنقریب ایٹمی تجربے شروع کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ ہم ایسے تجربے نہیں کریں گے اور ایٹمی اسلحہ کے تجربات کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ میں نے مسٹر خروشچیف کو بتا دیا تھا کہ روس نے ایٹمی تجربے دوبارہ شروع کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے مجھے سخت مایوسی ہوئی ہے۔

بقیہ صفحہ اول

اقتصادی کانفرنس میں شرکت کرنے والے علماء کے وفد کے رکن جناب شجاع بن رحمٰن صاحب اور پاکستان کے قائمقام ہائی کمشنر جناب اے۔ ایچ طیب جی نے بھی شرکت فرمائی اس موقع پر آنریبل ایم۔ ایس مصطفےٰ نائب وزیر اعظم سیرالیون اور جناب ایس۔ اے حسنی صاحب گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان نے استقبالیہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی اور اور تعلیمی سرگرمیوں کو سراہا اور شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں احمدیہ مشن غانا کے چیف مشنری اور جماعتہائے احمدیہ غانا کے امیر مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کے اعتراف کے طور پر معزز مہمانوں نے جن خیالات کا اظہار فرمایا تھا آپ نے اس پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

درخواستِ دعا

خاکسار کا چھوٹا لڑکا احسان اللہ اس دفعہ ایف اے کا سپلیمنٹری امتحان دے رہا ہے۔ یہ امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میرے اس بچے کو نمایاں طور پر کامیابی عطا فرماوے۔

خاکسار عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

کے باوجود ان دونوں حضرات پر چھا گئے لیکن آپ کا یہ اعتراف وقت شناسی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کا تعلق حضرت میرزا صاحب کی بلندی اخلاق و روحانی قوت سے تھا نہ کہ کتابی علوم سے جس نے ان دونوں حضرات کو اپنا غلام بنا لیا۔

حضرت میرزا صاحب انگریزی جانتے تھے یا نہیں، مجھے اس کا علم نہیں، لیکن ان کی عربی دانی سے آپ کا انکار کرنا حیرت کی بات ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ میرزا صاحب کے عربی کلام نظم و نثر کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف خود عرب کے علماء و فضلاء نے کیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے کسی مدرسہ میں عربی ادبیات کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت میرزا صاحب کا یہ کارنامہ بڑا زبردست ثبوت ان کے فطری و وہبی کمالات کا ہے“

(نگار ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳۱)

یہ ایک ایسے شخص کے اقوال ہیں جو مذہب کے متعلق اپنا ذاتی نظریہ رکھتا ہے جیسے کہ اس مضمون میں اخیر میں لکھتا ہے کہ:-

”مابعد الطبیعیاتی مسائل میں البتہ مجھے احمدی جماعت کیا تمام مسلم جماعتوں سے اختلاف ہے، سو اس کا تعلق بالکل میری ذات سے ہے اور خدا کا جو تصور میرے سامنے ہے وہ تمام مذاہب کے تصور سے مختلف ہے، لیکن اسی کے ساتھ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اصل چیز عقائد نہیں بلکہ اعمال ہیں اور اعمال کے لحاظ سے احمدی جماعت اس وقت اسلام کی تنہا نمائندہ جماعت ہے“

(نگار ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳۲)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴